© rasailojaraid.com

پر۔ دوسرے صفحہ ۱۸۸ - ۱۹۰ پر۔ دونوں جگہ قرآن سے استدلال کرتے ہوئے میں نے یہ تو ضرور کہا ہے کہ یہ زمین عالم آخرت میں جنت بنا دی جائے گی اور صرف صالحین ہی اس کے وارث ہونگے، مگر یہ کہیں نہیں کہا کہ کوئی جنت اب موجود نہیں ہے نہ پہلے سے بنی ہوئی ہے۔ آخر یہ دوسرا مضمون میرے قول میں سے کس طرح نکل آیا اور کہاں سے نکل آیا؟ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں جگہ مکان بنایا جائیگا تو اس سے یہ کیسے لازم آگیا کہ اس وقت کسی جگہ کوئی مکان نہیں ہے نہ پہلے کبھی بنایا گیا ہے۔ دوسرے کی بات میں ایک بات اپنی طرف سے بڑھا کر الزام کی گنجائش نکالنے کا یہ عجیب طریقہ ہے۔

(۳) اس خیال کا اظہار بے شک میں نے کیا ہے کہ حضرت آدم جس جنت میں رکھے گئے تھے وہ اسی زمین پر تھی، مگر یہ آخر کونسا گناہ ہے اور کس عقیدے سے ٹکراتا ہے۔ مفسرین نے اس مسئلے میں تین مختلف قول اختیار کیے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ جنت آسمان پر تھی۔ دوسرا یہ کہ وہ زمین پر تھی۔ تیسرا یہ کہ اس معاملے میں سکوت ہی بہتر ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ فلاں قول واجب الاذعان اسلامی عقیدہ ہے اور اس کے خلاف کہنے والا قابل الزام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دوسرا قول بعض معتزلی علماء نے اختیار کیا ہے، مگر یہ معتزلہ کے ان مخصوص مسائل میں سے نہیں ہے جن کی بنا پر وہ معتزلی قرار دیے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ ان کی ہر بات اعتزال اور ہر ایک رد کر دینے کے لائق تھی تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ ان کے شدید ترین مخالف امام رازی تک نے ابو مسلم اصفہانی اور زمخشری جیسے معتزلیوں کی بہت سی باتوں کو قبول کیا ہے اور دوسرے اہل علم نے بھی ان کو علمی اچھوت نہیں سمجھا ہے کہ ایک بات کو صرف اس لیے رد کر دیں کہ وہ کسی معتزلی نے کہی ہے۔

فتنہ پردازی کا مرض لاعلاج

سوال: رسائل و مسائل حصہ اول میں صفحہ ۵۳ پر آپ نے لکھا ہے کہ "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے" ان الفاظ سے متبادر یہی ہوتا ہے کہ آپ سرے سے دجال ہی کی نفی کر رہے ہیں۔ اگرچہ اسی کتاب کے دوسرے ہی صفحہ پر آپ نے یہ توضیح کر دی ہے کہ جس چیز کو آپ نے

© rasailojaraid.com